

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ محمد عابد سندھی الانصاری رحمۃ اللہ علیہ

سوال:

محترمی و مکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

- 1: شیخ محمد عابد سندھی رحمہ اللہ کون تھے؟ ان کا زمانہ حیات کون سا ہے؟ نیز ان کے حالات زندگی کے بارے میں بھی بتائیں!
 - 2: ان کا فقہی مذہب کیا تھا؟ اور کیا ان کی کوئی تصنیف یا تالیف بھی موجود ہے؟ اگر ہے تو اس کی بھی نشاندہی فرمائیں!
 - 4: شیخ محمد عابد سندھی کا شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے ساتھ استاذ یا شاگرد ہونے کا کوئی تعلق ہے؟ یا یہ دونوں معاصر رہے ہیں؟ اس بارے میں وضاحت فرمائیں! جزاک اللہ خیراً
- سائل: عبد الرحمن، استنبول ترکی

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
بالترتیب جوابات ملاحظہ ہوں:

[۱]: شیخ سندھی رحمہ اللہ کے حالات زندگی^(۱)

سرزمین سندھ میں کئی اکابر و اسلاف ایسے گزرے ہیں جو اسلامی علوم و فنون میں اپنی مثال آپ تھے۔ شیخ محمد عابد سندھی الانصاری رحمۃ اللہ علیہ بھی انہی قابل قدر ہستیوں میں سے ایک ہیں۔ آپ کا شمار تیرہویں صدی ہجری کے علمائے سندھ میں ہوتا ہے۔ آپ اپنے وقت کے عظیم عالم، محدث اور فقیہ تھے۔ آپ نے سرزمین عرب میں دینی علوم حاصل کیے اور زندگی کا بیشتر حصہ عرب ہی میں گزارا۔

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: شیخ محمد عابد بن شیخ احمد علی بن شیخ محمد مراد بن حافظ محمد یعقوب بن محمود الایوبی الانصاری الخزرجی۔ آپ کا سلسلہ نسب مشہور صحابی رسول حضرت

(۱) نزہۃ الخواطر لعبد الحئی الحسینی: ج 7 ص 487-491، البدیع الطالع للشوکانی: ج 2 ص 227،

228، مقدمہ انوار الباری از سید احمد رضا بجنوری: ج 1 ص 393، مقدمۃ البواہب اللطیفۃ شرح مسند

الامام ابی حنیفۃ للعلامۃ الشیخ عابد السندی، الأعلام للزکلی: ج 6 ص 179، 180

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔ نسبت ”الایوبی“ صحابی حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اور نسبت ”الانصاری الخزرجی“ انصاری قبیلہ خزرج کی وجہ سے ہے کیونکہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا تعلق بھی اسی قبیلہ سے تھا۔

شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1190ھ میں صوبہ سندھ کے معروف شہر حیدر آباد کے قصبہ ”سیون“ میں ہوئی۔ آپ کے جد امجد شیخ محمد مراد بن حافظ محمد یعقوب الانصاری اپنے وقت کے بہت بڑے عالم تھے اور شیخ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ سندھ سے سرزمین عرب کی طرف ہجرت کی اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔

شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے علوم مروجہ کی تعلیم اپنے چچا شیخ محمد حسین بن محمد مراد سندھی سے حاصل کی۔ پھر چچا کے ساتھ ہی سن 1208 ہجری میں حجاز سے یمن تشریف لے گئے۔ آپ نے حجاز اور یمن کے کئی اہل علم سے علمی استفادہ کیا۔ آپ کے معروف اساتذہ علامہ عبد الرحمن بن سلیمان بن یحییٰ الشافعی، شیخ یوسف بن محمد بن العلاء المزجاجی الزبیدی الحنفی، شیخ علامہ محمد طاہر سنبل، مفتی عبد الملک القلعی المکی اور شیخ صالح بن محمد بن نوح العمر الفلانی رحمہم اللہ ہیں۔ علوم مروجہ کے حصول کے بعد آپ یمن کے مقام ”زبید“ میں مقیم ہوئے۔ ایک عرصہ تک آپ کا قیام یہیں رہا۔ اس کے بعد یمن کے شہر ”صنعاء“ تشریف لے گئے اور وہاں کے اہل علم سے استفادہ کیا۔ صاحب نیل الاوطار علامہ محمد بن علی الشوکانی کی خدمت میں بھی رہے اور ان سے استفادہ کیا جس کا ذکر علامہ شوکانی نے اپنی کتاب ”البدر الطالع“ میں کیا ہے۔

شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا فن طب میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ ان کی صحبت سے آپ بھی اس فن میں ماہر ہوئے۔ فن طب میں اسی مہارت کی وجہ سے حاکم صنعاء امیر منصور نے انہیں اپنا خاص طبیب مقرر کر لیا۔ اسی زمانہ میں آپ نے حاکم صنعاء کے وزیر علی بن صالح العماری الصنعانی کی بیٹی سے نکاح کیا۔ صنعاء میں آپ کے علم و فضل کا بہت چرچا رہا۔

سن 1232 ہجری میں امیر صنعاء نے آپ کو بطور سفیر حاکم مصر محمد علی پاشا کے دربار میں ہدایہ دے کر بھیجا۔ آپ بطور سفیر مصر میں قیام پذیر رہے جس کی وجہ سے وہاں بھی آپ کا تعارف و تعلق رہا۔ مصر کے شہر ”طابہ“ میں درس و تدریس اور وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری رہا لیکن آپ کا قیام وہاں زیادہ دیر نہ رہ سکا۔ لوگوں کی مخالفت ایسی شروع ہوئی کہ آپ کو مجبوراً یمن کے مقام ”حدیدہ“ آنا پڑا۔ ”حدیدہ“ میں بھی آپ کا قیام مستقل نہ ہو سکا۔ یہاں کے قاضی شیخ حسین بن علی الحازمی الزیدی کی مخالف اور بلا وجہ تشدد کی وجہ سے آپ کو کوچ کرنا پڑا۔ لہذا آپ اپنے آبائی وطن سندھ واپس تشریف لائے۔

آبائی وطن کے قصبہ ”نواری“ میں مختصر قیام کے بعد پھر بلادِ عرب جانے کا شوق بیدار ہوا تو آپ نے رختِ سفر باندھا اور مدینہ منورہ جا کر مقیم ہو گئے۔ یہاں والی مصر محمد علی پاشا کی طرف سے رئیس العلماء والقضاۃ کے منصب پر فائز ہوئے۔ آپ نے بقیہ زندگی عبادت و ریاضت، علوم نبوت کی نشر و اشاعت، تصنیف و تالیف اور اقامتِ سنت میں گزاری دی۔ یہی آپ کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بن گیا۔

خلق کثیر نے آپ سے علمی استفادہ کیا۔ آپ کے معروف تلامذہ میں شیخ محدث عبدالغنی دہلوی، شیخ الاسلام عارف اللہ بن حکمت اللہ الحنفی، شیخ ارتضیٰ علی خان العمری، شیخ جمال بن عبداللہ بن شیخ عمر مکی الحنفی، شیخ داؤد بن سلیمان الشافعی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

آپ نے 17 ربیع الاول 1257ھ بروز پیر مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں بابِ عثمان کے سامنے سپرد خاک کیے گئے۔ انا للہ ونا الیہ راجعون۔

[۲]: فقہی مذہب، تصنیفات و تالیفات

شیخ محمد عابد سندھی الانصاری رحمۃ اللہ علیہ کا فقہی مذہب حنفی ہے جیسا کہ مورخین نے بھی ذکر کیا ہے اور آپ کی تصنیفات و تالیفات بھی اس پر شاہدِ عدل ہیں۔

قاضی محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ شوکانی (ت 1250ھ) لکھتے ہیں:

وَصَاحِبُ التَّوْحِيدِ لَهُ يَدٌ طَوَّلَى فِي عِلْمِ الطَّبِّ وَمَعْرِفَةِ مُتَقِنَةِ النَّحْوِ وَالصَّرَفِ وَفَقْهِ الْحَنْفِيَّةِ وَأُصُولِهِ. (2)

ترجمہ: آپ (شیخ محمد عابد سندھی) علم طب میں یدِ طولی رکھتے تھے اور نحو، صرف، فقہ حنفی اور اس کے اصول میں اچھی مہارت کے حامل تھے۔

عصرِ قریب کے مورخ علامہ خیر الدین بن محمود بن محمد الزرکلی دمشقی (1396ھ) شیخ عابد سندھی کے حالات میں لکھتے ہیں:

محمد عابد بن أحمد بن علی بن یعقوب السندی الأنصاری: فقیہ حنفی، عالم بالحديث. (3)

ترجمہ: محمد عابد بن احمد بن علی بن یعقوب سندھی انصاری ایک حنفی فقیہ اور حدیث کے عالم تھے۔ مورخ ہند علامہ عبدالحی بن فخر الدین الحسنی الحنفی (ت 1341ھ) نے بھی آپ کو حنفی

(2) البدر الطالع للشوکانی: ج 2 ص 227، 228

(3) الاعلام للزرکلی: ج 6 ص 179

فقہ کے طور پر ذکر کیا ہے۔ (4)

آپ کی اہم تصانیف یہ ہیں:

- 1: منحة الباری فی جمع روایات البخاری
 - 2: ترتیب مسند الامام ابی حنیفۃ بروایۃ الحاکمی
 - 3: ترتیب مسند الامام الشافعی
 - 4: معتمد الالمعی المہذب فی حل مسند الامام الشافعی المرتب
 - 5: طوالع الانوار شرح الدر المختار
 - 6: المواہب اللطیفۃ شرح مسند الامام ابی حنیفۃ
 - 7: شرح بلوغ المرام
 - 8: شرح الفیۃ السیوطی فی مصطلح الحدیث
 - 9: رسالۃ فی التوسل ونواعہ واقسامہ
 - 10: الابحاث فی المسائل الثلاث
- اس کے علاوہ بھی کئی کتب و رسائل آپ کے تحقیق رقم قلم سے زیب قرطاس ہوئے

ہیں۔

[۳]: شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے ساتھ تعلق؟

شیخ محمد عابد سندھی انصاری کی ولادت سن 1190 ہجری میں اور شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی وفات سن 1206 ہجری میں ہوئی۔ شیخ عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ بچپن ہی میں حجاز تشریف لائے تھے لیکن شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے ساتھ ملاقات اور علمی استفادہ کا تذکرہ نہ آپ نے اپنی کسی کتاب میں کیا اور نہ ہی آپ کے کسی سوانح نگار نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس سے بہ ظاہر یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو شیخ نجدی سے تعلق تلمذ نہیں رہا۔ البتہ شیخ عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”حصر الشارد فی اسانید محمد عابد“ میں جہاں اپنی اسانید و اثبات جمع کی ہیں وہاں شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے فرزند شیخ عبد اللہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی سند کا بھی ذکر کیا۔ امام محب الدین احمد بن عبد اللہ الطبری (ت 694) کی کتاب ”القری لقاصد أم القری“ کی سند ذکر کرتے ہوئے شیخ محمد عابد سندھی لکھتے ہیں:

”وأما کتاب القری لقاصد أم القری للمحب الطبری فأرویه عن الشیخ

عبد اللہ بن عبد الوہاب النجدی عن أبيه عن الشيخ محمد حياة السندھی عن الشيخ عبد الله بن سالم البصري الخ“ (5)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ محمد عابد سندھی نے شیخ عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی سے استفادہ کیا ہے۔ علامہ محمد عبد الحئی بن عبد الکبیر الکتانی (ت 1382ھ) نے بھی اس علمی استفادے کا ذکر اپنی کتاب ”فہرس الفہارس“ (6) میں کیا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

محمد ریاض رحمن

28- اکتوبر 2021ء

(5) حصر الشارذ فی اسانید محمد عابد: ص 410

(6) فہرس الفہارس والأثبات ومعجم المعاجم والمشیخات والمسلسلات: ج 1 ص 364